سویرا

شوکت کریمی

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی-۲۵

ترتیب

حرفِ چند ۵
حمد باری تعالیٰ ۷
نعت شریف ۸
ماہِ رمضان ۹
عید الفطر ۱۰
وقتِ سحر ۱۱
جون کی چھٹیاں ۱۳
گڑیا بڑی ہو گئی ۱۵
پاگل ۱۷
عزم ۱۹
استادِ محترم ۲۰
بارش ۲۱
میزبانی ۲۳
سلام ۲۴
سائیکل ۲۵
عیادت ۲۶
سفر ۲۷
میں کھانا بناؤں گی ۲۹
عادت ۳۰

نانی کے نام خط	۳۱
مشغلہ	۳۳
لڑکیوں کی تعلیم ضروری ہے	۳۵
گڑیا کی رخصتی	۳۷
دودھ	۳۹
دریا	۴۰
پیسوں کی اہمیت	۴۱
آزادی سب کو پیاری	۴۳
گندا لڑکا	۴۵
شہد ایک تحفہ ہے	۴۷
پھل	۴۹
محنت	۵۱
پیڑ پودے	۵۳
مچھر	۵۴
غزل	۵۵
غزل	۵۷
غزل	۵۹
کھیل	۶۰
پانی	۶۱
اردو زبان	۶۲
قطعہ (موسم)	۶۳
موت	۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفے چند

جناب شوکت کریمی ہمیں کئی وجوہ سے عزیز و محبوب ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ کہ وہ اُس میران پور کٹرہ کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں، جسے ہمیشہ ہم نے عقیدت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہم سب کے ممدوح و مخدوم حضرت مولانا سیّد حامد علی رحمۃ اللہ علیہ کا مولد اور اسم با مسمیٰ ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی کا مسکن و معمل میران پور کٹرہ ہی تھا۔ دوسری وجہ یہ کہ ہمارے مشفق و محبّ حضرت طاہر تلہری اور محترم و معظم رفیق حضرت شفیق طاہری سے اُنھیں عقیدت و تلمّذ کا شرف حاصل ہے۔ اس لیے کہ یہ قدریں اور نسبتیں ہمارے لیے بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ سچ پوچھیے تو ان کے علاوہ ہمارے پاس کچھ ہے بھی نہیں۔ تیسری وجہ یہ کہ وہ ہمارے تحریکی رفیق ہیں۔ اس سلسلے کی چوتھی اور بڑی وجہ یہ کہ وہ ایک نیک فطرت اور سادہ مزاج سخن ور ہیں اور انھوں نے ''تربیت اطفال'' کو اپنی شاعری اور سخن وری کا موضوع بنایا ہے۔ یہ ہمارے عہد کی ایک بڑی ضرورت ہے۔

شوکت کریمی شعر و سخن کی وادی کے لیے نو وارد نہیں ہیں۔ ان کی عمرِ سخن خاصا لمبا سفر طے کر چکی ہے۔ انھوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی اور وہ نعت و مناقب گوئی کی بھی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن گزشتہ کئی برس سے وہ ادبِ اطفال کی طرف متوجہ ہیں۔ اس صنف میں وہ خوب کہہ رہے ہیں۔ شاید اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پیشے کے اعتبار سے وہ معلم ہیں، درس و تدریس کا پاکیزہ مشغلہ ہی ان کا آزوقۂ حیات ہے۔ بچوں کی نفسیات اور ان کی تربیتی ضروریات سے وہ کافی حد تک واقف ہیں اور بچوں کی اصلاح و تربیت سے انھیں خصوصی دل چسپی ہے۔ پیشے سے

اسی وفادارانہ وابستگی اور موضوع سے قلبی وفطری دل چسپی نے انھیں ادبِ اطفال کے لیے یک سوکیا ہے۔ یک سوبھی ایسا کہ اب تک ایک سے زائد مجموعے اس صنف میں ان کے منظر عام پر آ گئے۔

المیہ یہ ہے کہ آج شاعر اور ادیب تو بے شمار نظر آتے ہیں، لیکن بچوں کے لیے لکھنے والے بس خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ خصوصاً تحریک ادب اسلامی کے حلقے میں علامہ ابوالمجاہد زاہد اور حضرت مائل خیر آبادی کے بعد یہ صنف بالکل لاوارث سی ہوگئی ہے۔ لے دے کے ایک نام حضرت ناوک حمزہ پوری کا باقی رہ جاتا ہے، لیکن ان کی علمی وادبی مصروفیات کی گوناگونی ایسی ہے کہ اس طرف وہ خاطر خواہ متوجہ نہیں ہو سکے۔ تاہم انھوں نے جو کچھ اور جتنا کچھ بھی لکھ دیا ہے، اُسے اطفالی ادب کی تاریخ میں نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ ایسے میں شوکت کریمی جیسے نیک و صالح اور سرگرم وفعال سخن وروں سے ہی کچھ امید بندھتی ہے۔

بلاشبہ شوکت کریمی کا اندازِ سخن صاف، سادہ، سلیس اور رواں دواں ہے، زبان بھی اچھی اور بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق استعمال کرتے ہیں اور موضوعات کا تنوع بھی قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ سخن ''سویرا'' اس کا بہترین ثبوت فراہم کرتا ہے۔ اگر اسی طرح مشق جاری رہی تو مزید نکھار پیدا ہوگا۔

میں جناب شوکت کریمی کے روشن وتابناک شعری وادبی مستقبل کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر تابش مہدی

نئی دلّی

یکم فروری ۲۰۱۰

حمد باری تعالیٰ

گواہی میں دیتا ہوں میرے خدا
نہیں کوئی معبود تیرے سِوا

میں تیرے سوا شکر کس کا کروں
تو آقا مرا ہے تو مولیٰ مرا

مجھے کیوں نہ ہو اپنی قسمت پہ ناز
تو خالق مرا ہے میں بندہ ترا

کسی چیز کی جب بھی حاجت ہوئی
مجھے تو نے وہ چیز کردی عطا

تری نعمتوں کو گنوں کس طرح
عدد کوئی ایسا نہ ہے ہندسہ

مرے دل میں جو کچھ بھی ہے اے علیم
تجھے سب خبر ہے تجھے سب پتا

دل وجاں سے کرتا ہوں یہ اعتراف
کبھی رد نہ کی تو نے میری دُعا

نعت شریف

اللہ اللہ پیارے نبیؐ کا مقام
بھیجتا ہے خدا بھی درود و سلام

سرور دیں کا جب بھی سُنے کوئی نام
اُس پہ لازم ہے. بھیجے درود و سلام

جس کو پیارے نبیؐ کی سند مل گئی
ہوگئی اُس پہ نار جہنم حرام

اللہ اللہ بیمار دشمن کے گھر
جب بھی سُنتے تو جاتے رسولِ انامؐ

شرط جنت کی ہے اتباع رسولؐ
حشر میں ورنہ درجہ نہ کوئی مقام

اے خدا رات دن یہ دعا ہے مری
ہوں میسر حرم کے مجھے صبح وشام

صرف شوکتؔ نبیؐ ہی کا دربار ہے
ہیں برابر جہاں بادشاہ و غلام

ماہ رمضان

شکر کرتا ہوں میں اپنے اللہ کا
جس نے تحفہ دیا مجھ کو رمضان کا

ایک اک پل مبارک ہے اِس ماہ کا
بارش رحمت حق ہے صُبح و مسا

مومنوں کے لیے ہے یہ فصل بہار
گلشنِ دین و ایماں مہکنے لگا

اس کی عظمت کا کوئی ٹھکانا نہیں
ماہ رمضاں میں قرآن نازل ہوا

کیا مزے ہیں سحر اور افطار کے
اور منظر تراویح کا مرحبا

لیلۃ القدر شوکتؔ جسے مل گئی
دونوں عالم میں اُس کو مزہ آگیا

عیدالفطر

رحمت رب نے بخشی گھڑی عید کی
کچھ نہ پوچھو ہے کتنی خوشی عید کی

روزے بھی تو ہمی نے رکھے پورے ماہ
اور پھر کس کو ہوگی خوشی عید کی

سچ جو پوچھو تو ہے روزہ داروں کی عید
ویسے تو روزہ خوروں نے بھی عید کی

امیّ ، ابوّ سے ، بھیاّ سے عیدی ملی
اور مکتب سے چھٹی ملی عید کی

ہم کو اس عید کی تو خوشی مل گئی
اور اب ہے تمناّ بڑی عید کی

کاش شوکتؔ کی پوری ہو یہ آرزو
ساری بستی میں ہو روشنی عید کی

وقتِ سحر

موسم کتنا پیارا ہے
صبح کا کیا نظارا ہے
اس کا ہر پل نیارا ہے

بچو اس سے فیض اٹھاؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

تم تو اچھے بچے ہو
ذہن و عقل بھی رکھتے ہو
عزم کے بھی تم پکّے ہو

روز عمل یہ کرکے دکھاؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

غفلت اب نہ دکھاؤ تم
سُستی دور بھگاؤ تم
تازہ دم ہو جاؤ تم

جسم میں چستی پھرتی لاؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

دیکھو رُت ہے کتنی حسیں
سونے کا یہ وقت نہیں
چڑیاں بھی تو جاگ اُٹھیں

نیند سے تم بھی ہوش میں آؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

ooo

جون کی چھٹیاں

چھٹیوں میں نہ کچھ ہم نے حاصل کیا
وقت برباد سارا یوں ہی کردیا
اب نہ باقی بچیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

ہم تو تفریح میں اس طرح کھوگئے
جیسے دیوانے ہی اس کے ہم ہوگئے
اس لیے تو نہ تھیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیا

اپنا بستہ بھی ہم نے نہ کھولا کبھی
قدر کی ہی نہیں ہم نے تعلیم کی
ہم نے برباد کیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

بے وقوفی سے کچھ ہم نے پایا نہیں
فیض ان چھٹیوں سے اٹھایا نہیں
کتنی لمبی ملیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

اپنی غفلت کا احساس اب ہوگیا
اور سدا کے لیے ہم نے طے کرلیا
اب نہیں کھوئیں گے جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

○○○

گڑیا بڑی ہوگئی

پیٹ میں روٹی چلتی نہیں
فکر میں بھوک لگتی نہیں
نیند بھی آنکھوں سے اُڑ گئی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

کوئی لمحہ سکوں کا نہیں
ڈر ہے میں مر نہ جاؤں کہیں
ہے مصیبت میں اک اک گھڑی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

دل کی باتیں میں کس سے کہوں
سوچ میں ہوں میں اب کیا کروں
رات دن فکر ہے بس یہی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

اب جہیز اس کا کیسے بنے
اتنی دولت کہاں سے ملے
اب مری عقل کٹنے لگی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

کیا زمانہ برا آگیا
بن گئی شادی اک مسئلہ
ہے جہیز ایک لعنت بری
میری گڑیا بڑی ہوگئی

OOO

پاگل

سڑک پر ایک پاگل جا رہا ہے
اُسے اپنا نہ دنیا کا پتا ہے

نہیں ہے ہوش اس کو تن بدن کا
وہ اپنی دُھن میں بس کھویا ہوا ہے

مگر اک لڑکا اس کے پیچھے پیچھے
شرارت اُس سے کرتا جا رہا ہے

کبھی وہ پھبتیاں کستا ہے اس پر
کبھی وہ اُس کے ڈھیلے مارتا ہے

نہیں پاگل کو اس سے کوئی مطلب
مگر وہ اس کو دکھ پہنچا رہا ہے

یہ پاگل بھی تو بندہ ہے خدا کا
نہیں احساس یہ اُس کو ذرا ہے

خدا جیسا جسے چاہے بنادے
ہمارے یا تمہارے بس میں کیا ہے

حقارت سے جو دیکھے دوسروں کو
حقیقت میں وہی سب سے برا ہے

مجھے شوکت وہ خود لگتا ہے پاگل
جو اک پاگل کے ڈھیلے مارتا ہے

OOO

عزم

جب میں پڑھ لکھ جاؤں گا
ہر اک کے کام آؤں گا

اچھی اچھی کتابیں میں
ابوّ سے منگواؤں گا

جو ہوگا معلوم مجھے
وہ اوروں کو بتاؤں گا

طور طریقے، علم و ادب
سیکھوں گا سکھلاؤں گا

دنیا کی خدمت کرکے
اجر خدا سے پاؤں گا

اس دنیا کی جہالت کو
علم سے اپنے مٹاؤں گا

عزم مرا ہے دُنیا میں
میں نیکی پھیلاؤں گا

اُستادِ محترم

میرے اُستاد بڑے اچھے ہیں
پیار ابوّ کی طرح کرتے ہیں

خوب محنت سے پڑھاتے ہیں مجھے
اُن کی محنت کے بڑے چرچے ہیں

اُن کا اخلاق بہت اچھا ہے
اور کردار کے بھی اچھے ہیں

کم نہیں ہیں جو گنائے جائیں
ہم پہ حق ان کے بہت سارے ہیں

جب غلط کام ہوا ڈانٹا ہے
بعد کو اشک مرے پونچھے ہیں

احترام اُن کا ہے واجب مجھ پر
کیونکہ احسان بڑے اُن کے ہیں

ان کو اللہ سلامت رکھے
ہم دعا ان کے لیے کرتے ہیں

OOO

بارش

رب کا کرم ہوا ہے پانی برس رہا ہے

جو جانور اور انساں
گرمی سے تھے پریشاں
سب کو سکوں ملا ہے
پانی برس رہا ہے

برسات کا مہینہ
گرمی نہ اب پسینہ
ہر ایک کی صدا ہے
پانی برس رہا ہے

بچے نہا رہے ہیں
اور کہتے جا رہے ہیں
رحمت کا در کھلا ہے
پانی برس رہا ہے

دیکھو وہ جھوم اُٹھے
جنگل میں پیڑ پودے
ہر چہرہ کھِل اٹھا ہے

پانی برس رہا ہے

ہے خوش گوار موسم
شکرِ خدا کریں ہم
موسم بدل گیا ہے

پانی برس رہا ہے

○○○

میزبانی

جب بھی مرے یہاں کوئی مہمان آئے گا
اللہ کے کرم سے وہ خوش ہو کے جائے گا
میں اُس کے احترام میں آنکھیں بچھاؤں گا

پہلے تو ٹھنڈا پانی پلاؤں گا میں اُسے
پھر جو بھی گھر میں ہوگا کھلاؤں گا میں اُسے
ممکن ہوا تو سیر بھی اس کو کراؤں گا

مہمان نوازیوں سے ہی ملتا ہے مرتبہ
اور عمر میں اضافہ بھی کردیتا ہے خدا
اِس کے سِوا بھی اجر بہت سا کماؤں گا

برتاؤ اس کے ساتھ کچھ ایسا کروں گا میں
مہماں کو بے رُخی کا تاثر نہ دوں گا میں
اُس سے بہت ہی اچھی طرح پیش آؤں گا

سلام

بڑھتی ہے ہم میں تم میں محبت سلام سے
مٹتی ہے دو دلوں کی کدورت سلام سے

یہ نسخہ بے مثال ہے اپنا کے دیکھیے
قائم ضرور ہوگی اخوت سلام سے

چھوٹا ہو یا بڑا ہو ، نہیں کوئی بھید بھاؤ
عبداللہ بن عمرؓ کو تھی رغبت سلام سے

رہتی نہیں ہیں باقی ذرا سی بھی دوریاں
دو بھائیوں میں ہوتی ہے قربت سلام سے

ہوں نیتیں بھی پاک دلوں میں خلوص ہو
پھر دیکھو کیسی ہوتی ہے برکت سلام سے

عقبیٰ کے واسطے بھی یہ کار ثواب ہے
ملتی ہے اِس جہاں میں بھی عزت سلام سے

تھوڑے نہیں ہیں اس کے بہت سے ہیں فائدے
ہیں ان گنت بھلائیاں شوکت سلام سے

سائیکل

اب میں اپنے ابو سے سائیکل منگاؤں گا
پھر میں وقت پر ہر دن درسگاہ جاؤں گا

میں ابھی ہوں اک بچہ قد بھی ہے مرا چھوٹا
اس لیے میں چھوٹی سی سائیکل منگاؤں گا

عمر کم سہی لیکن ناسمجھ نہیں ہوں میں
قاعدے سلیقے سے سائیکل چلاؤں گا

سامنے کسی کو بھی آتا دیکھوں گا جب میں
اپنے بائیں جانب ہی سائیکل بچاؤں گا

امی حکم دیں گی جب مجھ کو سودا لانے کا
اُن کا حکم پاتے ہی سائیکل اٹھاؤں گا

ہوگا پھر مجھے آسان نانی ماں کے گھر جانا
سائیکل سے جاؤں گا سائیکل سے آؤں گا

سائیکل سے گھنٹوں کا کام ہوگا منٹوں میں
وقت جو بچاؤں گا پڑھنے میں لگاؤں گا

اس طرح سے اے شوکت دوسروں کے کام آکر
نیکیاں کماؤں گا خوب اجر پاؤں گا

○○○

عیادت

آج اپنے دوست کی میں عیادت کو جاؤں گا
اچھے کسی حکیم کو لاکر دکھاؤں گا
کافی دنوں سے دوست ہے بیماری کا شکار

حق دوست کا ہے مجھ پہ عیادت کو جاؤں میں
اور اُس کے ساتھ اچھی طرح پیش آؤں میں
حسنِ سلوک میرے فرائض میں ہے شمار

بیماری کی وجہ سے وہ کمزور ہوگیا
اک ہفتے سے نہ کھایا ہے اُس نے نہ کچھ پیا
سوچا کہ اس کے واسطے لے جاؤں میں انار

دل لگ نہیں رہا ہے پڑھائی لکھائی میں
بے چین کس قدر ہوں میں اس کی جدائی میں
اس کے بغیر آئے بھی کیسے مجھے قرار

میں اپنے دوست کے لیے کرتا ہوں یہ دعا
ہوجائے ٹھیک اس کی طبیعت مرے خدا
ایسی دوا لگے نہ رہے نام کو بخار

سفر

وہ دن ہو یا کہ رات ہو جب بھی سفر کرو
چلتی ہوئی سواری پہ ہرگز نہ تم چڑھو

جب بھی تمھیں اترنا ہو اتنا رہے خیال
رک جائے جب سواری تو تم سیٹ سے اُٹھو

جب بھی کرو ٹرین کا یا بس کا تم سفر
کوئی بھی انگ کھڑکی کے باہر کبھی نہ ہو

تم خود ہی اپنے رختِ سفر کے ہو ذمہ دار
یعنی نگاہ ہر گھڑی سامان پر رکھو

درجہ پڑوسیوں کی طرح ہم سفر کا ہے
کمزوروں اور بوڑھوں کو تم پہلے سیٹ دو

ایماں نہیں ہے جس میں خدا کو ہے ناپسند
جائز نہیں سفر جو اگر بے ٹکٹ کرو

ہر آن جیب کتروں سے رہنا ہے ہوشیار
تم اجنبی کی چیز نہ کھاؤ نہ کچھ پیو

بے کار کی نہ باتیں سمجھنا انھیں کبھی
آداب ہیں سفر کے یہ دل میں اُتار لو

ooo

میں کھانا بناؤں گی

امیّ میں آج شام کا کھانا بناؤں گی
ابو کو آج میں ہی پکا کر کھلاؤں گی

بس آپ بیٹھی بیٹھی مجھے دیکھتی رہیں
میں کچھ غلط کروں تو مجھے ٹوکتی رہیں

کیا کیا مسالے ڈالوں بتا دیجیے مجھے
اور کس طرح بگھاروں سکھا دیجیے مجھے

تکنیک ہی تو اصل ہے کھانا پکانے کی
اس کے لیے کتاب منگاؤں گی جلد ہی

پکوان ہر طرح کے پکایا کروں گی میں
کھانے لذیز سب کو کھلایا کروں گی میں

کھانا پکانا اس طرح جب سیکھ جاؤں گی
پھر تو میں ہاتھ آپ کا ہردم بٹاؤں گی

مہمان کوئی آئے گا میں ہی پکاؤں گی
اور عید میں بھی خود ہی میں پھُلکی بناؤں گی

جب ناشتا بنانے لگوں گی میں صبح وشام
اک یہ بھی فکر دور میں کردوں گی صبح وشام

اللہ نے مجھ کو عقل بھی دی علم بھی دیا
احسان ہے اُسی کا اسی نے کرم کیا

میں چاہتی ہوں آپ تو آرام اب کریں
دنیا کی فکر چھوڑ دیں بس یاد رب کریں

عادت

ایک پہچان بتاتی ہے ہماری عادت
وہ نئ ہو کہ کسی کی ہو پرانی عادت

صبح کو جلد جو اٹھنے کی ہے میری عادت
تو ہے سونے کی بہت دیر تک اس کی عادت

یہ تو بس کہنا ہے پڑ جاتی ہے خود ہی عادت
سچ ہے ویسی ہی پڑی جیسی بنالی عادت

ابوّ امی کی الگ ، باجی کی ، بھیاّ کی الگ
اپنی اپنی ہوا کرتی ہے ہر اک کی عادت

دیکھ کر اوروں کی چیزوں کو جو للچاتا ہے
میں سمجھتا ہوں کہ ہے اُس کی یہ گندی عادت

سارے دن لڑنے جھگڑنے کے سوا کام نہ تھا
شکر اللہ کا میں نے یہ بدل دی عادت

سب کی آنکھوں کا وہ بن جاتا ہے تارا شوکتؔ
جس کا اخلاق بھی اچھّا ہو اور اچھی عادت

○○○